سخنان منظم و منظوم

رمضاں کا شمارہ حاضر ہے
بہر قاری و نذر ناظر ہے

دہن مہر نے بتایا ہے
یہ رسالہ تو ماہ نامہ ہے

اس کا دم ماہنامے بھرتے ہیں
اس کی خدمت رسالے کرتے ہیں

ہیں مضامین عالیہ مطبوع
شرق صفحات سے ہیں مہر طلوع

لفظیں تارے ہیں آسمان ہے یہ
فکر و تحقیق کا جہان ہے یہ

سطریں ہیں یا کہ صف بہ صف تارے
حرف جیسے کہ پھول ہیں سارے

ہیں تو عشقِ قدیم کے آثار
پر مضامین نو بھی ہیں انبار

ہر عبارت پہ نظم واری ہے
بال بکھرائے نثر عاری ہے

نسر طائر نثار نثر پہ ہے
آسمانوں کا بار نثر پہ ہے

نظم کا انتظام عالی ہے
منتظم صاحب لئالی ہے

زور تحسین ہے تحیر میں
نظم پروین ہے تحیر میں

کسی مخبر سے پوچھئے جاکر
اس کی اخبار دے چکے ہیں خبر

اس سے خوش تھے جو حق بیان رہے
اہل توحید مدح خوان رہے

بارہا جن کے کلک خوش گو نے
مدح کے صرف کر دیئے سونے

ادباء اس سے کام لیتے ہیں
شعراء جم کے جام لیتے ہیں

علماء استفادہ کرتے ہیں
کتنے قاری اعادہ کرتے ہیں

اہل تحقیق مستفید ہوئے
کتنے نا اہل بھی سعید ہوئے

یہ تو قد آوروں کی ہے دنیا
یہاں ممکن نہیں شتر گربا

متصنّع کو یاں خلوص ملے
صنعتیں ہیں بری تصنع سے

یاں محاسن کا نور رہتا ہے
عیب دو میل دور رہتا ہے

کام آتے ہیں بس خیال یہاں
ایطا ہوتا ہے پائمال یہاں

آئے تعقید قید ہو جائے
شائگاں دم میں صید ہو جائے

لفظی و معنوی صنائع کے — اور بدعت شکن بدائع کے
گلبن بے خزاں ہیں ہر جانب — فکر کے گلستاں ہیں ہر جانب

ماہ نے نامے کو یہ دی ہے خبر — آگیا ماہ خالق اکبر
ہے یہی ماہِ مہر عالم میں — خوش ہیں سب رحمتوں کے موسم میں
جو باخلاص ہو مطیع خدا — اور روزہ پہ وہ رکھے روزہ
پہلی شوال کو خدائے جزا — دے گا اس روزہ دار کو وہ صلہ
بے گنہ کرکے دے گا یوں معراج — جیسے صائم ہوا ہے پیدا آج

اس مہینے میں کیا نہیں حاصل — کتب اربعہ ہوئے نازل
خاص لیکن نزول قرآں ہے — جو یقینا کتاب عرفاں ہے
معجزہ بینی کے جو ہیں خواہاں — کہو ان سے ہے معجزہ قرآں
اسے سمجھیں اسے پڑھیں جی بھر — زندگی تاکہ ہو سکے بہتر

اس مہینے میں دہر میں آیا — گویا قرآن اک علیؑ جیسا
گفتگو جس کی ہے حدیث حسن — جس کے دم سے ہے امن کا گلشن
سبطِ اکبرؑ رسولِ اکبر کا — یعنی بیٹا علی صفدر کا
نور عینین فاطمہ زہراؑ — اور امام ھدیٰ زمانے کا
اہل تدقیق نے کیا یہ طے — اس کی حکمت سے دین محکم ہے
ہے مگر ساتھ غم مسرت کے — اس میں دو غم پڑے قیامت کے
اک شہادت امامؑ عالم کی — جانشین رسولِ اعظمؑ کی
جس سے بیتاب ہو گئی دنیا — جس پہ تڑپے ہیں اہل ارض و سما
دوسرے زوجۂ رسولؐ کا غم — مادر مشفق بتولؑ کا غم
مہرباں تھیں شہ نبوت پر — جن کے احساں ہیں دین فطرت پر

(ادارہ)